Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون ۲۹۷۹

الفضل لاہور

روزنامہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

یوم چہار شنبہ

۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ ھجری

جلد ۳۹/۵ | ۳۱ اخاء ۱۳۳۰ ھش | ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۵۱

انگلو مصری تعلقات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ

سویز کے مسئلہ پر ٹائمز کا تبصرہ

لندن ۳۰ اکتوبر :- لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے قاہرہ سے اپنے ایک مراسلہ میں عوام کے احساسات کا جائزہ لیا ہے وہ لکھتا ہے اس امر میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ہر مصری اصولی طور پر برطانی افواج کے انخلاء کا خواہشمند ہے ان فوجوں کی موجودگی ہمیشہ نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کرنے کا موجب بنی رہی ہے۔ اور شاید یہ انگلو مصری تعلقات میں سب سے بڑی رکاوٹ بھی ہے۔ (رائٹر)

مسئلہ کشمیر کا جلد از جلد تصفیہ ہونا چاہئے

انڈونیشی وزیر خارجہ کی تصریحات

کراچی ۳۰ اکتوبر :- آج انڈونیشی وزیر خارجہ نے پیرس میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے لئے کراچی سے گزرتے وقت اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران میں کہا۔ کہ میرے ملک کے لوگ مسئلہ کشمیر کا جلد از جلد تصفیہ چاہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں تعطل جنوب مشرقی ایشیا کے حالات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ ان کا ملک اور حکومت اسلامی ممالک کے مسائل میں گہری دلچسپی لیتی ہے۔

نزدیک و دور سے ——— ۳۰ اکتوبر

——— **کراچی**۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس جمعرات کو کراچی میں منعقد ہو گا۔

——— **بغداد**۔ ایک معتبر ذریعہ کے بیان کے مطابق مصر کی موجودہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے عرب ممالک وار الحکومت میں تمام عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کے اجلاس کے انعقاد کے سلسلے میں تیاریاں ہو رہی ہیں۔ (رائٹر)

——— **پشاور**۔ گنے کی فصلوں پر کیڑوں کو تباہ کرنے کے لئے دوا چھڑکنے کا کام پورے زور شور سے جاری ہے۔ اور تینوں امریکی ہوائی جہاز بڑی تن دہی سے انہیں ہلاک کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ دس دن تک یہ کام انجام پا جائے گا۔

——— **کراچی**۔ حاجیوں کا جہاز رضوانی آج ۱۰۶۲ حاجیوں کو لیکر جدہ سے کراچی پہنچ گیا۔

——— **پشاور**۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس میں سرحد کے کونسلر متفقہ طور پر قرارداد پیش کریں گے کہ الحاج خواجہ ناظم الدین کو پاکستان مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا جائے۔

——— **دمشق**۔ عالمی بنک نے شام میں ترقی کے منصوبوں کے لئے دس کروڑ لیرا کا قرضہ دینا منظور کر لیا ہے۔ (تاشار)

——— **قاہرہ**۔ حکومت مصر نے ایک نیا تجارتی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو مجوزہ بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کے مابین رابطہ استوار کرنے کا کام کریگا اس نے تجارتی ادارہ میں مقتدر اور صنعتی شخصیتیں سکندریہ اور قاہرہ کے چیمبرز آف کامرس کے نمائندے درآمدی تاجر اور دوسرا ٹریڈ کلب کے نمائندے بھی شامل ہوں گے۔ (رائٹر)

——— **بیروت**۔ لبنانی حکام نے ہفتہ وار مصری اخبار ”المکاتب“ اور ”حامیان امن“ کے شامی آرگن کا داخلہ لبنان میں بند کر دیا ہے۔

——— **دمشق**۔ امریکی سفارتخانے کے فضائی اتاشی نے اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ سفارتخانے کے طیارے ڈاک اور ...

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی مسئلہ کشمیر پر برطانوی وزیر خارجہ اور وزیر امور دولت مشترکہ سے بات چیت

لندن ۳۰ اکتوبر :- آج پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چودھری محمد ظفر اللہ خان نے لندن میں نئی برطانوی حکومت کے وزیر امور خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن اور وزیر امور تعلقات دولت مشترکہ لارڈ اسمے سے ملاقات کی۔ آپ نے پہلے لارڈ اسمے سے مسئلہ کشمیر پر آدھ گھنٹے تک بات چیت کی اور اس کے بعد وزیر خارجہ سے ملاقات کے لئے تشریف لے گئے ——— چودھری محمد ظفر اللہ خان جو پیرس میں منعقد ہونے والی اقوام متحدہ کے سلامتی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے امید ہے کہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر بحث کے قبل ہی پہنچ جائیں گے۔ اس پر کل رات بحث ہونے والی تھی لیکن ملتوی ہو گئی۔ بعض خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق اب سلامتی کونسل اس ہفتہ مسئلہ کشمیر پر بحث نہیں کرے گی۔

پاکستانی فوجوں کی مشترکہ جنگی مشقیں

آخری دور میں

کراچی ۳۰ اکتوبر :- آج پاکستانی فوجوں کی مشترکہ جنگی مشقیں آخری دور میں پہنچ گئیں۔ جن میں فضائی اور بحری فوجوں نے باہم موثر تعاون کا مظاہرہ کیا۔ فضائی فوج بحری دستوں کے تعاون سے دشمن کے بحری بیڑے پر حملہ آور ہوئی۔ یہ جنگ کراچی سے ۳۰ میل دور جزیرہ چرنہ کے آس پاس کی گئی۔ اس جنگ میں بحری جہازوں طغرل طارق۔ ٹیپو سلطان کے علاوہ جیٹ فائیٹروں نے بھی حصہ لیا۔ آخر میں تارپیڈو کی جنگ بھی کی گئی۔ وزیر دفاع خواجہ ناظم الدین اور دفاع کے وزیر مملکت ڈاکٹر محمود حسین نے بھی آج دوربین سے اس جنگ کے مناظر دیکھے۔

...اپنے جائز مطالبات کے لئے جدوجہد چھوڑ دیں۔

سیمنٹ پر کنٹرول ختم

لاہور ۳۰ اکتوبر :- ڈپٹی کمشنر لاہور نے اپنے ایک خاص حکم کے ذریعہ یکم نومبر سے سیمنٹ کی قیمتوں اور تقسیم پر سے کنٹرول کے خاتمہ کا اعلان کیا ہے۔ کنٹرول کی منسوخی کی وجہ اس اعلان میں یہ بتائی گئی ہے کہ اب سیمنٹ وافر میسر آ سکتا ہے۔ لہذا کنٹرول کی ضرورت نہیں رہی۔

ہمسایہ حکومت کے معاملات میں مداخلت کی بجائے

اپنے جمہوری اداروں کو پنپنے دیجئے

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۳۰ اکتوبر :- ہمسایہ حکومت کے اندرونی امور میں مداخلت کی بجائے اپنے ملک کے جمہوری اداروں کو پنپنے اور ابھرنے کے مواقع دیجئے۔ یہ تلقین آج وزیر اعظم سرحد نے کابل حکومت کو ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک مقام قلاچی میں تقریر کرتے ہوئے کی۔ آپ نے کہا کابل کے حکمرانوں کی ساری کوشش اب تک یہی رہی ہے کہ اپنے عوام کی توجہات کا رخ کسی نہ کسی طرح اپنے ملک کی سماجی معاشی مسائل سے ہٹا کر پاکستان کی طرف پھیر دیا جائے۔ تاکہ ...

مرکزی اسمبلی میں پنجاب کی چھ خالی نشستوں کیلئے

مسلم لیگی امیدوار منتخب ہو گئے

لاہور ۳۰ اکتوبر :- آج یہاں پنجاب اسمبلی میں پنجاب کی چھ خالی نشستوں کے لئے چھ کے چھ مسلم لیگی امیدوار منتخب ہو گئے۔ ان کے مقابلہ پر جناح عوامی مسلم لیگ کے ۵ امیدوار اور ایک آزاد امیدوار تھا۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مسٹر مشتاق احمد گورمانی ۱۴ ووٹ ملے (۲) شیخ صادق حسن ۲۵ ووٹ ملے (۳) ملک شوکت علی ۲۶ ووٹ ملے (۴) سید خلیل الرحمٰن ۲۶ ووٹ ملے (۵) مسٹر نام نہیک نیرنگ ۲۶ ووٹ ملے۔ اور سردار امیر اعظم خان ۲۵ ووٹ حاصل کئے۔

کشمیر کا مسئلہ پُرامن طریق سے حل ہو جائیگا۔ آسٹریلوی وزیر خارجہ کا اعلان

کراچی ۳۰ اکتوبر :- آج یہاں سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے پیرس کو روانہ ہوتے ہوئے آسٹریلوی وزیر خارجہ مسٹر کیسی نے کہا۔ کشمیر کے مسئلہ کی نزاکت فوری توجہ کی محتاج ہے۔ کیونکہ اس کے اثرات کسی صورت میں بھی صرف پاکستان و ہندوستان ہی تک محدود نہیں رہیں گے۔ آپ نے کہا۔ مجھے اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں ہے۔ کہ یہ مسئلہ پُرامن طریق ہی سے حل ہو جائے گا۔ کسی اور طریق سے حل کرنے کا تو خیال بھی نہیں آ سکتا۔ آپ نے کہا میں پیرس میں پاکستان کے وزیر خارجہ سے اس پر بات چیت کروں گا۔ اور پیرس کے اجلاس میں ان کے ساتھ گہرے تعاون سے کام کروں گا۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ میں نے وزیر اعظم پاکستان سے اس بارے میں دل کھول کر گفتگو کی ہے۔ اور اب مجھے وزیر اعظم اور ان کی حکومت کے نظریئے سے کامل آگہی ہے۔ آپ نے کہا میں اہل پاکستان کے جذبہ و جوش تعمیر ملت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اور میں نے ہر چھوٹے بڑے کو اس جدوجہد میں کوشاں پایا ہے۔ اور میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ پاکستانی قوم کا یہ جذبہ ایثار اور استحکام وطن ملک کا ایک قابل ترین سرمایہ ہے۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے چھپوا کر رتن باغ لاہور سے شائع کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
والسلام علی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

اخبار ”الرحمت“ و عزلِ خلفاء

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

گذشتہ ایام میں اخبار ”الرحمت“ میں ایک مضمون ”قدوسی“ کے اخباری نام کے نیچے شائع ہوا تھا۔ اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ اسلام کی رو سے خلیفہ کا عزل جائز ہے۔ چونکہ یہ لکھنے والا احمدی کہلاتا ہے۔ اور چونکہ یہ اخبار جماعت کی طرف منسوب تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اسکی تردید کی جاتی۔ لیکن ناظر صاحب دعوت و تبلیغ نے بار بار توجہ دلانے کے باوجود اسکی تردید نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بھی خارجی قسم کے احمدی ہیں۔ ورنہ توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک احمدی کی رگِ حمیت اس مضمون کے دیکھتے اور سنتے ہی پھڑک اٹھنی چاہیئے تھی۔ لیکن انہوں نے توجہ دلانے پر بھی مختلف قسم کے بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ کہ میں نے فلاں کو یوں کہا ہے اور فلاں کو یوں کہا ہے۔ لیکن تردید نہیں کروائی۔

مضمون دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجکل کئی نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے صرف احمدیت کا لیبل لگا لیا ہے۔ درحقیقت احمدیت ان کے دل کے کسی گوشہ میں بھی پائی نہیں جاتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا لیبل لگا لینے سے اللہ تعالیٰ کو دھوکا لگ جائے گا۔ اور وہ فوراً ان کو فردوسِ بریں میں داخل کر دے گا۔ گویا وہ اپنی نابینائی کو خدا تعالیٰ کے اوپر بھی چسپاں کر دیتے ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے والے کو نہ تو یہ معلوم ہے کہ مبائع اور غیر مبائع کا جھگڑا اسی سوال پر پیدا ہوا تھا۔ نہ یہ معلوم ہے۔ کہ سنی اور خارجی کے جھگڑے کی بنیاد ہی یہی ہے۔ اگر خلیفۂ اسلام معزول ہو سکتا تھا۔ تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ ”قدوسی“ کی روح کو خوش کرنے کے لئے حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا۔ اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا؟ وہ تو وہی بات کرتے تھے۔ جس کا قرآن نے ان کو حق دیا تھا۔ جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے۔ تو کیا کہیں گے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمان کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا۔ دوسری مثال حضرت عثمانؓ کی ہے۔ حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا۔ کہ آپ خلافت چھوڑ دیں۔ ہم آپ کو معزول کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نرم مزاج ہونے کی وجہ سے تلوار تو نہیں نکالی۔ لیکن خود اپنی جان قربانی کے لئے پیش کر دی۔ اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا منہ کالا کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی ضرورت کا مسئلہ ثابت کیا۔ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے خلیفہ کے معزول نہ ہونے کا مسئلہ ثابت کیا۔ گویا ابتدائی خلافت راشدہ نے اپنے عمل اور اپنے فیصلہ سے ان مسائل کو حل کر دیا تھا۔ اور پھر ہمارے زمانہ میں آ کے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یہ سوال اٹھا۔ اور آپ نے فرمایا۔ تم کون ہوتے ہو مجھے معزول کرنے والے؟ گویا ابتدائے اسلام اور ابتدائے احمدیت میں یہ مسئلے زیر بحث آئے۔ لیکن ابتدائے احمدیت میں پیدا ہونے والا ایک احمدی اور صاحب تحریر اتنا جاہل ہے۔ کہ اس کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی ابتدائی لڑائیاں کیوں ہوئی تھیں۔ اور احمدیت کے ابتدائی جھگڑے کیوں ہوئے تھے اور پھر وہ شوق سے کہتا ہے۔ الحمد للہ میں احمدی ہوں۔ ایسے شخص کو تو یہ کہنا چاہیئے استغفر اللہ میں احمدی ہوں۔ کیونکہ احمدیت کی وجہ سے میں سزا کا مستوجب ہو گیا ہوں۔ کہ حقیقت کے کھل جانے پر مجرم بنا ہوں۔

چونکہ ناظر دعوت و تبلیغ اور ”قدوسی“ کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے یہ غلط عقیدہ احمدیت کے لٹریچر میں آ گیا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ یہ عقیدہ احمدیت کے خلاف ہے۔ اور یہ دونوں آدمی اپنے عمل کے رو سے احمدی نہیں رہے۔ اگر یہ احمدی رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو توبہ کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

مجھے جماعت پر بھی افسوس ہے۔ کہ ربوہ کے چند آدمیوں کے سوا کسی جماعت نے اس کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ حالانکہ ایسے مضمون کے نکلتے ہی جماعت کو اخبار کا مقاطعہ کر دینا چاہیئے تھا۔ اور بزور احتجاج مرکز کے سامنے کرنا چاہیئے تھا۔ یہ جو غفلت اور گناہ کا فعل جماعت سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ معاف کرے۔ اور ان کے دلوں کو زنگ لگ جانے سے بچائے۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۲/۱۰/۵۱

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء (بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

مالِ تجارت کے راس المال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

بعض تاجر صاحبان کو یہ غلط فہمی ہے کہ تجارت میں جس قدر منافع ہو صرف اسی پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ یہ خیال درست نہیں بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ راس المال اور منافع ہر دو پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مفتی سلسلہ احمدیہ کا اس ضمن میں جو فتویٰ ہے وہ تاجران کی خاص توجہ کیلئے ذیل میں درج ہے تاکہ سب احباب اس کے مطابق عمل درآمد کریں۔

فتوےٰ

”مال تجارت کے راس المال اور اس کے منافع جو کہ دوران سال میں اس سے حاصل ہوئے ہیں۔ خواہ یہ دونوں بصورت نقد ہوں یا جنس یا دین یا قرض ہو جس کے وصول کی غالب امید ہو سکتی ہے ان سب پر زکوٰۃ لازم ہے۔

جب راس المال پر سال گذر جائے تو دوران سال میں جو منافع حاصل ہوئے ہیں گو ابھی ان پہ سال نہ گذرا ہو تو بھی راس المال کے ساتھ ان کی بھی زکوٰۃ دینی لازمی ہوتی ہے۔ ہاں جو قرضہ ایسا ہو کہ اس کے وصول ہونے کی امید نہیں یا ضعیف سی امید ہے اور غالب گمان یہی ہے کہ وصول نہیں ہوگا۔ پس ایسے قرض اور دین پر زکوٰۃ نہیں رہاں اگر باوجود امید نہ ہونے کے جب وہ وصول ہو جائے تو پھر اس کی زکوٰۃ دینی لازم ہوتی ہے مگر پہلے نہیں۔ سب اہل اسلام کا اس پر عملدرآمد ہے ۵/۲۲“

(دستخط) سید محمد سرور شاہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ
ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

دعائے مغفرت:- مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب بی اے سابق اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل کے بزرگوار چوہدری احمد بخش صاحب ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو چک ملا ۳۹ ج ب ضلع لائل پور میں قریباً ۳ ماہ بیمار رہنے کے بعد انتقال فرما گئے۔ احباب ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت:- میرے لڑکے محمد یوسف کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔

خاکسار:- محمد ابراہیم دفتر الفضل لاہور

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۳۱؍اکتوبر ۱۹۵۱ء

کیا برطانیہ کی جنگی پالیسی کامیاب ہو سکے گی

خبر ہے کہ برطانیہ کے نئے قدامت پسند وزیر اعظم مسٹر چرچل اپنی حکومت کے دوران میں سب سے پہلے مشرق وسطیٰ کے تنازعات مصر و ایران کو حل کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

مسٹر چرچل گزشتہ جنگ عالمگیر کے فاتح سمجھے جاتے ہیں۔ اور یہ حقیقت بھی ہے کہ جہاں تک اس جنگ کا تعلق ہے۔ آپ کے ہی تدبر نے اتحادیوں کو ہٹلر جیسے دشمن کے خلاف کامیابی دلائی۔ اس لحاظ سے آپ کو ایک بہترین جرنیل سمجھا جا سکتا ہے۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کہ آپ کی تدبر امن کی اس فضا کو بھی جسے لیبر حکومت نے جوں توں کر کے اب تک قائم رکھا ہے ترقی دیں گے۔ یا اپنی جنگجویانہ طبیعت سے مجبور ہو کر برطانیہ کی کشتی کو پھر طوفانی پانیوں میں سے گزارنا پسند کریں گے۔ بات یہ ہے کہ اگرچہ دنیا میں آج برطانیہ کا وہ رعب داب نہیں رہا۔ جو گزشتہ جنگ عظیم سے پہلے پہلے تھا۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اب بھی دنیا کے امن یا بد امنی کی کلید برطانیہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اب بھی اس کا مفاد دنیا کے ہر ملک کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور وہ جس وقت چاہے جہاں چاہے جنگ کے شعلے بھڑکا سکتا ہے اگرچہ وہ سیاسی اغراض کی وجہ سے ایسا کرنا نہ چاہتا ہو

جہاں تک برطانیہ کے ذاتی مفاد کا تعلق ہے مسٹر چرچل اور مسٹر اٹیلی میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں سر سے لے کر پاؤں تک برطانی ہیں۔ دونو پرلے درجے کے محب وطن ہیں۔ بظاہر ان کے اصول خواہ ہمیں کتنے ہی متضاد نظر آتے ہوں مگر دونوں کے اصول ایک ہی محور کے گرد گھومتے ہیں اور وہ محور "برطانیہ" ہے۔

البتہ دونوں کے طریق کار میں بعد المشرقین ہے۔ اٹیلی نے اگر برعظیم ہندوستان کو ملکی آزادی دی۔ تو دوسری طرف اس نے اس کی ایسی تقسیم کر ڈالی۔ کہ پہلے سے بھی زیادہ وہ اس برعظیم سے مالی اور دیگر قسم کے فوائد حاصل کر سکے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کی پالیسی بعد میں غلط اور برطانیہ کے لئے مفید ہونے کی بجائے آخر میں مضر رسال ثابت ہو۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جہاں تک برطانیہ کا مفاد ہے۔ اس نے وہیں تک سوچا تھا۔ اور آگے کچھ بھی نہیں سوچا تھا۔ اگر اس کی اس پالیسی کی وجہ سے لکھوکھہا انسان ذبح ہو گئے۔ تو اس کی بلا سے

چرچل نے بھی جو جنگ لڑی تھی۔ اس میں لکھوکھا ہندوستان کا خون بہا تھا۔ مگر وہ ہندوستانی بخوشی اور بغیر کسی بدل کے عوض میں میدان جنگ میں گئے تھے۔ لیکن بچوں بوڑھوں کا جو بے دردانہ قتل عام تقسیم میں ہوا۔ اور جو معصوم عورتوں کی عصمت تباہ ہوئی۔ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ اس کا گناہ برطانوی لیبر حکومت پر ہے۔ اور اگرچہ برطانیہ کی تاریخ پر بہت بڑے خون کے دھبے ہیں۔ مگر اس سے بڑا دھبہ شائد ہی کسی قوم کی تاریخ پر پڑا ہو۔ اور پھر لطف یہ ہے کہ لیبر حکومت آزادی ہند کو اپنے سنہری کارناموں میں لکھوانا چاہتی ہے

لیبر حکومت نے جو سب سے بڑی غلطی کی ہے وہ تقریباً وہی ہے۔ جو انگریز نے فتح ہند کے وقت کی تھی۔ اور جس کا خمیازہ اسے آخر میں بھگتنا ہی پڑا۔ اور وہ غلطی یہ تھی کہ انگریز نے ہر طرح سے مسلمان کو دبایا۔ اور ہندو کو اٹھایا تقسیم میں بھی لیبر حکومت نے اسی پالیسی کا اعادہ کیا ہے۔ اور جہاں تک ہو سکا ہے پاکستان کو کمزور بنانے کی کوشش کی ہے۔ پھر یہی نہیں کہ لیبر حکومت نے ہند میں ہی مسلمانوں کے ساتھ ایسا کیا بلکہ آج تمام اسلامی دنیا اس کی شکوہ سنج ہے اور اب مسلمان برطانیہ سے اتنا بدظن ہو چکا ہے۔ کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس کا نتیجہ آخر کار کیا ہو گا جبکہ کمیونزم کا عفریت اس کو دھمکی دے رہا ہے۔

اس لئے ہم مسٹر چرچل کو مشورہ دیں گے کہ بیشتر اس کے کہ وہ مصر و ایران کے تنازعات کو سلجھانے کے لئے اقدام کریں۔ انہیں لیبر حکومت کی اس اسلام دشمن پالیسی اور اس کے بدنتائج کا پورا پورا اندازہ لگا لینا چاہیئے۔ اور جہاں جہاں اس نے اپنی غلط شمشیر زنی سے زخم لگائے ہیں۔ وہاں وہاں پھاہا رکھنے کی پہلے کوشش کرنا چاہیئے ہمیں امید ہے کہ اگر مسٹر چرچل ان تنازعات کو ہمیشہ کے لئے حل کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں پہلے تمام اسلامی دنیا کے ساتھ از سر نو تعلقات خوشگوار بنانے چاہئیں۔ اور لیبر حکومت سے جو غلطیاں ہوئی ہیں۔ ان کی حتی الوسع تلافی کرنی چاہیئے اگر مسٹر چرچل صرف قوت کے زور سے ان تنازعات کو حل کرنا چاہیں گے۔ تو بہت ممکن ہے کہ وہ گھڑی قریب تر آ جائے۔ جو ہر قوم پر آتی رہی ہے۔ خواہ اس نے کتنا ہی کیوں نہ عروج حاصل کر لیا ہو۔

اس وقت اسلامی دنیا بے شک کمزور دنیا ہے۔ لیکن آخر وہ ایک دنیا ہے اور ممکن نہیں ہے کہ ہمیشہ تک اس کو تلوار کے زیر سایہ رکھا جا سکے۔ اب یہ دنیا بیدار ہو رہی ہے۔ اب محض فریبانہ پالیسی یا تلوار کے خوف سے اس کو مقید نہیں رکھا جا سکتا۔ وہ اپنی غلامی کی زنجیر کاٹ دینے پر تلی ہوئی ہے۔ صرف دوستانہ ہاتھ ہی اب اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پھر مسٹر چرچل کو سمجھ لینا چاہیئے کہ روس اب وہ روس نہیں ہے جس کو ہٹلر کا خطرہ لگا ہوا تھا۔ اور وہ جنگ عظیم میں اتحادیوں کا حلقہ بگوش ہو گیا تھا۔ علاقہی لالچ بے شک کچھ مدت تک خود روس کو برطانیہ کا دوست بنا سکتا ہے۔ مگر یہی چاٹ ہی آخر میں برطانیہ کے لئے ہلاکت کا سامان بن سکتی ہے۔

یا ابراہیم قد صدقت الرؤیا
(۲)

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی خوابیں ضرور سچی ہوتی ہیں۔ لیکن ہر ایک ان کو نہیں سمجھ سکتا۔ اور نہ وہ ہر ایک کی قیاس آرائی کے مطابق پوری ہوتی ہیں۔ اور نہ انبیاء علیہم السلام کی خوابیں نجومیوں کی پیشگوئیوں کی طرح ہوتی ہیں۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی خوابوں اور پیشگوئیوں کا ایک دینی مقصد ہوتا ہے جب تک اس مقصد کو نہ سمجھا جائے آدمی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ چونکہ خواب یا پیشگوئی اس کے اپنے قیاس کے مطابق ظاہر طور پر پوری نہیں ہوئی۔ اس لئے پوری ہی نہیں ہوئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محمدی بیگم والی پیشگوئی بھی اسی قسم کی ہے یعنی اس کا بھی ایک نہایت عظیم الشان دینی مقصد تھا۔ جو اللہ تعالےٰ کو منظور تھا۔ جس طرح حضرت ذبیح اللہ علیہ السلام کا "ذبح" ایک خاص دینی مقصد کے لئے آسمان پر ہوا تھا زمین پر روک دیا گیا تھا۔ اسی طرح محمدی بیگم کا نکاح عرش پر ہوا تھا۔ اس لئے کہ اس میں بھی ایک نہایت اہم دینی مقصد تھا۔ یہ ضروری نہیں تھا کہ زمین پر بھی اسی طرح ہو۔ جس طرح احسان احمد شجاع آبادی قیاس کرتے ہیں۔ اور اس کا دینی مقصد یہ تھا کہ

انذر عشیرتک الاقربین

یعنی اپنے عزیز و اقارب کو ڈراؤ۔ جن میں سے محمدی بیگم تھی۔ تاکہ وہ نیک بن جائیں۔ چنانچہ ان کی اکثریت آخر کار مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائی۔ خود محمدی بیگم کی والدہ اس کی بہنیں اور اس کے بیٹے ایمان لائے۔ جس نے ہٹ دھرمی دکھائی۔ وہ میعاد کے اندر فوت ہوا۔ اور جنہوں نے ہٹ دھرمی چھوڑ دی وہ زندہ ہے۔ یہ ایک وعیدی پیشگوئی تھی۔ یعنی دین کے لئے ڈرانے والی جب وہ مقصد پورا ہو گیا۔ تو محمدی بیگم کا نکاح زمین پر ضروری نہ رہا۔ جس طرح حضرت اسمٰعیلؑ کی فرمانبرداری سے

فلما اسلما

یعنی جب دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا۔ یہ ثابت ہو گیا کہ باپ بیٹا دونوں اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں اور اپنی قیمتی سے قیمتی چیز نثار کر دیں گے اور اللہ تعالےٰ کے اس عظیم الشان دینی مقصد کو پورا کر دیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ نے "اذبحک" کی آزمائشی تقدیر کی حقیقت کو عیاں کر دیا۔ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بجائے دنبہ کی قربانی قبول کر لی۔ اور ان کے فعل ذبح کی ضرورت نہ رہی۔ اسی طرح جب احمد بیگ کی وفات عین پیشگوئی کے مطابق واقعہ ہوئی۔ اور خویش و اقارب ڈر گئے۔ اور اس طرح دین کا مقصد چونکہ پورا ہو گیا۔ تو زمین پر نکاح کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ محمدی بیگم کا باپ احمد بیگ نہ ڈرا اس لئے وہ پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا۔ سلطان محمد اس کا خاوند ڈر گیا۔ اس لئے وہ ہلاک نہ ہوا۔ (باقی)

پروگرام دورہ انسپکٹر بیت المال حلقہ بمبئی

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ نومبر ۱۹۵۱ء میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدہ داران ان سے پورا پورا تعاون کریں گے۔

نمبر شمار	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	عرصہ قیام
۱	بنگلوڑی	۱/۱۱/۵۱	۳ دن
۲	منگلور	۳/۱۱/۵۱	۱ "
۳	بنگلور	۶/۱۱/۵۱	۳ "
۴	شیموگہ	۱۱/۱۱/۵۱	۲ "
۵	ساگر	۱۴/۱۱/۵۱	۱ "
۶	نندگڑھ	۱۷/۱۱/۵۱	۲ "
۷	باندہ	۱۹/۱۱/۵۱	۲ "
۸	وینگورلا	۲۱/۱۱/۵۱	۱ "
۹	بمبئی	۲۳/۱۱/۵۱	۵ "

ناظر بیت المال قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"مسلمان اسلام کو دوبارہ دنیا بھر میں پھیلانے کیلئے میدان میں نکل آئے ہیں"

جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر ہالینڈ کے اخبار کا تبصرہ

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

ہالینڈ کے ایک ماہوار رسالہ میں ابھی ابھی ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے شروع میں مقالہ نگار نے مسیح کو قبر سے نکلنے کے متعلق مختلف عیسائی فرقوں کے خیالات کا ذکر کیا ہے کہ بعض عیسائی لوگ حضرت مسیح کے جسم عنصری کے ساتھ قبر سے نکلنے کے قائل نہیں ہیں بلکہ ان کے نزدیک مسیح روحانی جسم کے ساتھ قبر سے نکلے تھے اس پر تنقید کرتے ہوئے مضمون نویس لکھتے ہیں کہ یا تو ہمیں قبر کو مسیح کے جسم سے خالی ماننا پڑے گا اور یا پھر اپنے ایمان کو خالی۔ کیونکہ اعمال کی رو سے مسیح جسم سمیت قبر سے نکلے تھے اگر مسیح جسم سمیت قبر سے نہ نکلیں تو پھر ان کا ایمان باقی ہی نہیں رہ سکتا۔ اس کے بغیر مسیح کے مردوں سے جی اٹھنے کا کوئی ثبوت ہی نہیں مل سکتا جس پر کہ عیسائیت کی بنیاد ہے۔ ان سب باتوں کا ذکر کرنے کے بعد "یسوع مسیح کی قبر ہندوستان میں" کی سرخی دیکر لکھتے ہیں۔

"مسلمانوں نے نئے زمانہ کے ماہر دینیات کے خلاف مسیح کی قبر کے خالی ہونے کی ایک اور تشریح کی ہے۔ انہوں نے بجائے منفی پہلو پر زور دینے کے سرینگر کشمیر میں ایک چھوٹا سا مقبرہ تعمیر کیا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں یسوع مسیح کا جسم مدفون ہے۔ اس کا ایک فوٹو لنڈن سے مسلمانوں کی طرف سے ایک اشتہار کی صورت میں شائع ہوا ہے جس کی ایک کاپی ہمیں بھی ملی ہے۔ اس اشتہار میں لکھا ہے:۔

بھائیو! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یسوع مسیح کے دوبارہ آنے کی پیشگوئی حضرت احمدؑ قادیان پنجاب انڈیا کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہے جو کہ تمام دنیا میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کے مقدس بانی ہیں۔ انہوں نے دلائل قاطعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے اور قبر سے اپنے فانی جسم کے ساتھ نکل کر کہیں چلے گئے۔ حضرت احمدؑ کے قبر مسیح کے انکشاف نے ان کے آسمان پر جانے کے نظریہ کو بالکل باطل ثابت کر دیا ہے۔ یہ قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں واقع ہے جہاں کہ اب بھی ہزاروں خاندان اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑیں پائی جاتی ہیں۔ علاوہ ازیں مجھے پورا یقین ہے کہ اگر اس قبر کو کھودا جائے اس میں سے ایسے نشان مل سکتے ہیں جن سے بین طور پر پتہ چل سکے گا کہ یہ قبر مسیح کی ہے جن کی صدیوں سے خدا کی طرح پوجا و پرستش کی جاتی رہی ہے۔" (یہ اشتہار مولانا شمس صاحب نے لکھا تھا اور اس کی چند کاپیاں ہم نے ہالینڈ میں تقسیم کی تھیں)

"انسان مسلمانوں کے اس جھوٹ (حقیقت) کو پڑھ کر آسانی سے سر ہلا کر کہہ سکتا ہے کہ مسلمان لامذہب ہیں اور ہندوستان بہت دور ہے (مغربی ممالک میں عیسائی عموماً اور کیتھولک خصوصاً جو اسلامی ممالک میں کبھی نہیں آئے مسلمانوں کو لامذہب خیال کرتے ہیں جس سے ان کی وسعت نظری پر کافی روشنی پڑتی ہے بعض اوقات جب ہم ٹرام وغیرہ میں ہوں تو ایسے الفاظ سننے کا موقعہ آتا ہے۔ باوجود نئی تہذیب اور روشنی کے وہ ابھی تک مذہب اور لادینی میں امتیاز نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ انہیں روحانی آنکھیں بھی عطا کرے) لہذا ہمیں کیا۔

مگر کیا یہ علم نہیں کہ اس وقت مسلمان مبلغ تمام دنیا پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق ہم نے ایک پرچہ میں مندرجہ ذیل رپورٹ پڑھی ہے۔

"اسلامی ممالک" اس وقت کی دنیا میں جو حیثیت اختیار کر رہے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان اب نئے طور پر اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے میدان عمل میں آ رہے ہیں۔ علماء دین اس وقت دنیا کے مختلف گوشوں کی طرف بھیجے جا رہے ہیں۔ تا کہ شریعت محمدی (اپنے بڑے نبی کی تعلیم) کو لوگوں تک پہنچا سکیں۔"

اسی طرح ایک اور پرچہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے

"مسلمان مبلغ اس وقت سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں کام کر رہے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے ہالینڈ (ہیگ) میں بھی مسلم مشن قائم ہو چکا ہے۔"

ہالینڈ میں جو اسلامی تبلیغ کا ذکر کیا گیا ہے وہ ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ ہم نے ہیگ کے بڑے سٹیشن کے دروازہ پر اس قسم کا پروپیگنڈا کرنے والے ایک مبلغ کو مسافروں میں اشتہارات تقسیم کرتے ہوئے دیکھا ہے جو کہ سفید کپڑوں میں اور سر پر رومی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ روٹرڈم میں بھی اس قسم کا انسان کام کرتا ہوا دیکھا گیا ہے۔ ہمارے پاس ہماری اپنی زبان میں لکھا ہوا ایک اشتہار موجود ہے جس کا عنوان ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم "ڈچوں کے نام ایک پیغام" اس کے نیچے فلورت اللہ حافظ انچارج احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کے الفاظ میں دستخط ہیں۔

اس قسم کے پروپیگنڈے کا خطرہ ہمارے لئے اور بھی بڑھ جاتا ہے جبکہ تاریخ بائیبل کے خیالات سے ہمارے عیسائی مذہب کی بنیادیں کھوکھلی ہو رہی ہوں۔"

اس اشتہار کے مضمون کے خلاف انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ صرف اپنے لوگوں کو آگاہ کیا ہے کہ وہ ایسے خیالات کا اظہار نہ کریں جن سے مسلمان مبلغین کے پراپیگنڈا میں آسانی پیدا ہو۔ بہرحال ان لوگوں کے دلوں پر ایک رعب طاری ہے۔ ابھی چند ناتجربہ کار سپاہی لشکر محمود سے میدان عمل میں آئے ہیں۔ اگر عیسائیوں کی طرح ہمارے مبلغین بھی ہزاروں کی تعداد میں دلائل و براہین کی تلوار کو لے کر جہاد کے لئے نکلنا شروع کر دیں۔ تو یقیناً یہ دشمن بغیر مقابلہ کئے ہی میدان سے بھاگ نکلے گا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ باوجود مجاہدین کی کم مائیگی اور قلت کے دشمن گھبرا رہا ہے اور ابھی سے اپنے حملوں کا رخ ادھر کر لیا ہے کاش کہ اس وقت مسلمان اکٹھے ہو کر اس جنگ میں اپنے آپ کو ڈال دیں۔ اور پھر دشمن کو حق اور راستبازی کی تلوار سے ہمیشہ کے لئے گھائل کر کے اسلام کا جھنڈا تمام دنیا پر لہرا دیں۔ دشمن لرزاں ہے باوجود ہماری قلت تعداد کے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ قرآنی تلوار کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہے اسلام کا درد رکھنے والو اٹھو! اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تیار کردہ فوج جو سپہ سالار حضرت محمود کی قیادت میں دشمن کے گھروں پر حملہ کر رہی ہے میں شامل ہو کر اسلام کی فتح کا دن قریب سے قریب تر کر دو۔ کاش کہ مخالفین احمدیت اس وقت کی نزاکت کو پہچانیں اور بجائے اپنا وقت۔ قوت اور سرمایہ احمدیت کی مخالفت میں خرچ کرنے کے دشمنان اسلام کے مقابلہ پر خرچ کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ڈنکا تمام دنیا میں بجا دیں۔ آہ! ان کو کس طرح سمجھائیں۔ آنکھیں رکھتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ کان رکھتے ہوئے نہیں سنتے۔ وہ تو ہماری مخالفت میں اندھے ہو رہے ہیں۔ انہیں اسلام سے کیا۔ انہیں دنیا کی ونار نہیں چاہئیں۔ اسی کے حصول میں وہ سارا تن من دھن صرف کئے جا رہے ہیں۔ اگر درد ہے تو کیوں نہیں اٹھتے۔ اس وقت دشمن پیچھے ہٹ رہا ہے۔ دشمن جو صدیوں سے اسلام کے قلعے پر حملہ کر رہا تھا اب اپنے گھر کی فکر میں ہے۔ اٹھو اور تلوار روحانی سے قلو دشمن پر ٹوٹ پڑو اور لا الٰہ الا اللہ کے نعرہ سے قلعہ تثلیث کو ہلا دو۔ خدا کی توحید قائم کر دو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سکہ لوگوں کے دلوں پر جما دو۔ خدا تعالیٰ کے نوشتے تو پورے ہو کر ہی رہیں گے۔ پر مبارک ہیں وہ لوگ جو کہ ایک ذریعہ بننے کے ان کے پورا ہونے میں محد و معاون بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہے مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کا صحیح درد پیدا کر دے۔

آخر میں میں اپنے بزرگان عظام واحباب کرام سے اپیل کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی دعاؤں میں ہمیشہ ہی یاد فرماتے رہیں۔ آپ کی دعائیں ہمارے حوصلوں کو بڑھانے اور خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کا باعث ہوتی ہیں انہیں کے ذریعہ ہم باوجود اپنی کمزوریوں کے آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم کمزور ہیں۔ ناتواں ہیں ہم اپنی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتے مگر وہی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ اے اللہ! تو ہماری مدد فرما کہ ہم تیری توحید کو زمین پر قائم کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین

ایک مخلص نوجوان کی وفات

مؤرخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو برادرم محمد ابراہیم صاحب سابق درویش قادیان حال دوکاندار ربوہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۲۴ سال تھی۔ ۱۹ مئی ۱۹۵۰ء تک قادیان میں بطور درویش مقیم رہا اور اب کچھ عرصہ سے ربوہ میں دوکانداری کا کام شروع کیا تھا۔ یہ نوجوان ربوہ میں بہت مقبول تھا۔ دوست کثرت سے نمازوں میں اس کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ وفات کی خبر سننے پر سب احباب جمع ہو گئے۔ ربوہ کا بازار بند ہو گیا اور اس طرح دوستوں نے عملی محبت کا اظہار کیا۔ مرحوم موصی تھا۔ چنانچہ بعد نماز عصر چوہدری محمد حسین صاحب محرر نظامت جائیداد (جو مرحوم کے بڑے بھائی ہیں) کے مکان پر جنازہ اٹھایا گیا اور حضور کے مکان کے پاس حضور کی اجازت سے نماز جنازہ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ احباب نے کثرت سے نماز جنازہ میں شمولیت فرما کر مرحوم کے لئے دعا فرمائی اور پھر ایک کثیر مجمع کے ساتھ مرحوم کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں پہنچایا گیا۔ اور جہاں اسے صندوق میں بند کر کے بطور امانت دفن کیا گیا۔ مرحوم کی عمر بے شک ابھی ۲۴ سال کے قریب تھی مگر اپنے حسن اخلاق سے اس کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ کبڈی کا کھلاڑی تھا اور کلائی پکڑنے کی کافی مہارت تھی چنانچہ قادیان کے اجتماعات خدام الاحمدیہ میں ایک دفعہ دوئم رہ کر انعام حاصل کیا۔ ایک ہونہار نوجوان تھا۔ اصل وطن سرائے تلونڈی تحصیل ترن تارن ضلع امرتسر تھا۔ قوم کا جٹ تھا۔ مرحوم کی بوڑھی والدہ زندہ ہے اور نوجوان بیوی ہے اور ایک بچہ وحید احمد عمر سات ماہ یادگار ہے۔ اپنی ساری وسیع برادری میں صرف دونو بھائی محمد ابراہیم اور محمد حسین احمدی ہوئے اور یہ احمدیت والدہ کی صحبت سے نصیب ہوئی احباب دعائے مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

محمد حسین از ربوہ

نماز میں دعا کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ)

یہ سوال کثرت سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ احمدی احباب نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کیوں نہیں کرتے؟ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے اکثر مسلمان نماز میں اپنی زبان میں دعا مانگنے کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ کے سوا اگر نماز کے اندر اپنی زبان میں دعا کی جائے۔ تو اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس لئے انہوں نے سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر اپنی زبان میں دعا کرنے کا طریق اختیار کر رکھا ہے۔

افسوس کہ یہ ایک بدعت ہے۔ جو مسلمانوں میں رواج پا گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ نماز میں انابت الی اللہ۔ حضور قلب اور سوز و گداز کا ہونا ضروری ہے۔ اور درحقیقت یہی چیزیں نماز کا مغز ہیں۔ جن کے نتیجہ میں حقیقی لذت اور دلی مسرت پیدا ہوتی ہے۔

قرآن کریم اور ادعیہ ماثورہ کا نماز میں پڑھنا بے شک ضروری ہے۔ اور ان کے بغیر نماز نماز نہیں رہتی۔ مگر نماز میں سچا جوش اور حقیقی سوز و گداز پیدا کرنے کے لئے نماز کے اندر ہی اپنی زبان میں تضرع اور سوز سے بھرے ہوئے الفاظ ادا کرنا ضروری ہیں نہ کہ نماز کے بعد۔

یہ بات نہایت واضح ہے۔ کہ نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اگر ضروری ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود اس پر عمل کرتے۔ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایسا کرنے کا ارشاد فرماتے۔ مگر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا نہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور نہ خلفائے راشدین رضؓ سے ثابت ہے۔ چنانچہ امام ابن قیم الجوزیہ اپنی مشہور کتاب "زاد المعاد فی ھدی خیر العباد" میں لکھتے ہیں:۔

اما المواضع التی کان یدعو فیھا فی الصلوٰۃ فسبعۃ مواطن (۱) بعد تکبیرۃ الاحرام فی محل الاستفتاح (۲) قبل الرکوع وبعد الفراغ من القرءۃ فی الوتر (۳) بعد الاعتدال من الرکوع (۴) فی رکوعہ (۵) فی سجودہ وکان غالب دعائہ (۶) بین السجدتین (۷) بعد التشھد وقبل السلام۔ واما الدعاء بعد السلام من الصلوٰۃ مستقبل القبلۃ او المامومین فلم یکن ذالک من ھدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اصلاً ولا روی عنہ باسناد صحیح ولا حسن۔

(جز اول صہ ۹۲ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نماز کے اندر جہاں جہاں دعا فرمایا کرتے تھے، وہ سات مقامات ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورۃ فاتحہ سے پہلے (۲) رکوع سے پہلے قراءت کے بعد۔ وتر میں اس موقعہ پر دعا فرماتے جو بعض روایات سے ثابت ہے۔ (۳) رکوع کے بعد کھڑے ہو کر۔ (۴) رکوع میں (۵) سجدوں میں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اکثر دعائیں سجدوں میں ہی ہوتی تھیں۔ (۶) دو سجدوں کے درمیان (۷) تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے۔

لیکن سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر یا مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق ہرگز نہیں تھا۔ اور نہ ہی کسی صحیح روایت سے ثابت ہے"۔

پھر امام موصوف فرماتے ہیں:۔

وھذہ لما کانت سنتہ فی دعائہ فی الصلوٰۃ کان یدعو فی صلاتھا فاما بعد الفراغ منھا فلم یثبت عنہ انہ کان یعتاد الدعاء ومن روی عنہ ذلک فقد غلط علیہ۔ (زاد المعاد صہ ۳۲۸ جز اول)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز کے متعلق یہی سنت تھی۔ کہ آپ نماز کے اندر دعا فرماتے تھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دعا کرنا آپ سے بالکل ثابت نہیں۔ اور جو شخص ایسی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ وہ غلطی کرتا ہے"۔

پھر غور کیا جائے۔ تو عقلاً بھی یہ بات نہایت ہی غیر مناسب ہے۔ کہ نماز جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ الصلوٰۃ المناجاۃ للہ۔ یعنی نماز اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا نام ہے۔ نیز فرمایا۔ الدعاء مخ العبادۃ کہ عبادت کا مغز ہی دعا ہے۔ اس کے اندر تو دعا نہ کی جائے۔ اور اس سے فارغ ہو کر اور الٰہی دربار سے باہر نکل کر اپنی حاجات پیش کی جائیں۔ چنانچہ امام موصوف بھی فرماتے ہیں:۔

وھذا ھو اللائق بحال المصلی فانہ مقبل علی ربہ یناجیہ مادام فی الصلوٰۃ فاذا سلم منھا انقطعت تلک المناجاۃ وزال ذالک الموقف بین یدیہ والقرب منہ والاقبال علیہ ثم یسأل اذا انصرف منہ (زاد المعاد صہ ۹۳)

ترجمہ:۔ نمازی کے لئے یہی مناسب ہے۔ کہ وہ نماز کے اندر دعا کرے۔ کیونکہ وہ اس وقت پورے طور پر اپنے رب کی طرف متوجہ اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ لیکن جب سلام پھیر لیتا ہے۔ تو یہ ہمکلامی ختم ہو جاتی ہے۔ اور یکسوئی اور اللہ تعالےٰ کے قرب کا مقام منقطع ہو جاتا ہے۔ پس تعجب یہ ہے، کہ ہمکلامی کے وقت تو وہ اپنی حاجات کو پیش نہیں کرتا۔ اور جب اپنے رب کے دربار سے باہر آ جاتا ہے۔ تو درخواستیں پیش کرنا شروع کر دیتا ہے"۔

اسی سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلمات طیبات کا پیش کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"نماز کیا چیز ہے۔ وہ دعا ہے جو تسبیح۔ تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو۔ تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے۔ باقی اپنی دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں میں اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو"۔

(کشتی نوح صہ ۱۱۸)

یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ جہاں تک نماز کے بعد تینتیس دفعہ سبحان اللہ۔ تینتیس دفعہ الحمد للہ اور تینتیس دفعہ اللہ اکبر پڑھنے اور دیگر اذکار کا تعلق ہے۔ وہ ضرور پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ تسبیح۔ تحمید۔ اور استغفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ مگر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ہرگز ثابت نہیں۔

سالانہ اجتماع کے بعد مجالس کا فرض

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع اپنی سابقہ روایات کے ساتھ مقررہ تاریخوں میں ختم ہو گیا۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تین بار اپنے خدام کو مخاطب فرمایا۔ حضور کی تقاریر کے خلاصے الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ مفصل تقاریر جلد تر شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

اجتماع کے قیام کی اصل غرض مجالس کے نمائندگان کو طریقِ کار سکھانا ہوتا ہے۔ کہ مرکز کس طرح ان سے تنظیم کی توقع رکھتا ہے۔ اور انہیں اس بارہ میں کیا کرنا چاہیئے۔ اور پھر جو کچھ اور جس طرح مرکز میں کام کیا جاتا ہے، نمائندے واپس جا کر اس طرح اپنی اپنی مجالس میں کام کریں، اور دوسروں کو کام کرنا سکھائیں۔

اگر اجتماع کو غور سے دیکھا جائے۔ تو تنظیم۔ تربیت و اصلاح۔ خدمتِ خلق۔ اطاعت۔ اور فرمانبرداری محنت کشی وغیرہ کے مختلف نمونے دکھائی دیں گے۔ اور پھر ان پر کاربند ہونے کی عملی تربیت صاف نظر آجائیگی۔ اور یہی وہ ضروری کوائف ہیں۔ جو ایک احمدی نوجوان کو اپنے لئے۔ اپنے سلسلہ کے لئے اور اپنے ملک کے لئے قربانی کرنے کے صحیح راستہ کی راہنمائی کرتے ہیں۔ پس اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی ذمہ واری بہت بڑھ جاتی ہے۔ جو کچھ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ جا کر دوسروں کو عمل میں دکھانا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ وہ دوسروں کو سنانا اور جو کچھ انہوں نے خود کیا ہے وہ دوسروں سے کرانا ان کا فرض ہے۔ اور پھر اس سلسلہ کو سارا سال جاری رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ نمائندگان نے خود سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے سنا تھا۔ اپنے ارد گرد کی جماعتوں کے احمدی نوجوانوں کو منظم کرنا اور ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ کا قیام نہایت ضروری ہے۔ نئی مجالس قائم کر کے پھر اسکی طرف سے غافل ہو جانا درست نہیں۔ بلکہ باربار وہاں جا کر ان کی تربیت کرتے رہنا اور پروگرام سے انہیں آگاہ کرنا اور پروگرام کے مطابق ان سے عمل کرانا اور انہیں چست اور بیدار رکھنا بہت زیادہ ضروری ہے۔

ہر خادم سے جو گذشتہ سالانہ اجتماع میں شریک ہوا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پوری توقع رکھتی ہے۔ کہ وہ اپنے فرائض کو پہچان کر ان کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ دیں گے۔ اور ہر مجلس کوشش کریگی۔ کہ اس کے گرد و نواح میں کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جہاں خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ اس بارہ میں اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہو۔ تو دفتر مرکزیہ کو براہِ راست لکھ کر معلومات حاصل کر لی جائیں۔ (نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعاء

میرے چھوٹے بھائی میجر چودھری شریف احمدؐ صاحب باجوہ بی۔اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایک ماہ کے قریب بخار سے بیمار ہیں۔ ابھی بستر سے اٹھے نہ تھے۔ کہ آشوب چشم کی تکلیف ہو گئی۔ آنکھ کے چھپر میں زخم بنایا جاتا ہے۔ چونکہ آں عزیز کو ذیابیطس بھی ہے اس لئے مرض کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے آں عزیز کو کامل صحت۔ توفیقِ خدمتِ دین اور لمبی کامیاب و بامراد عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار (مشتاق احمد باجوہ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)

چندہ تعمیر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا دفتر خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت شاندار پیمانہ پر ربوہ میں تعمیر ہو رہا ہے۔ جسے انشاء اللہ تعالےٰ آپ اپنی آنکھوں سے جلسہ سالانہ پر دیکھ سکیں گی۔ لیکن اسوقت تک جس قدر رقم برائے تعمیر جمع ہوئی تھی۔ وہ سب خرچ ہو چکی ہے۔ اور اب تعمیر کا کام قرض پر چل رہا ہے۔ اگر تعمیر کے لئے مزید رقم جلد از جلد جمع نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے کہ کام بند نہ کرنا پڑے۔ اس وقت تک لجنات نے اس چندہ کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ تمام عہدیداروں کو چاہیئے۔ کہ فوری توجہ سے کام لیں۔ اور جلد از جلد رقم جمع کر کے ارسال کریں۔ ذیل میں جن جن لجنات کی طرف سے جو جو رقوم آئی ہیں۔ وہ درج کی جاتی ہیں۔ اگر کسی لجنہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بذریعہ خط دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے جواب طلب کر سکتی ہے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
ضلع جھنگ	
ربوہ	۲۳-۰-۰
چنیوٹ	۲۱-۴-۰
ضلع لائلپور	
لائل پور	۱۱۹-۴-۰
جڑانوالہ	۳۲-۰-۰
قادرآباد	۱۰-۰-۰
گوجرہ	۵۶-۰-۰
ضلع گجرات	
گولیکی	۸-۰-۰
منڈی بہاء الدین	۶۰-۰-۰
ضلع گجرانوالہ	
سجاکا بھٹیاں	۲۰-۰-۰
ضلع منٹگمری	
منٹگمری	۵۷-۰-۰
ضلع سرگودھا	
سرگودھا	۱۹-۰-۰
گھوگھیاٹ	۱۶-۸-۰
ادرحمہ	۲۰-۰-۰

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
ضلع ملتان	
ملتان چھاؤنی	۱۱-۴-۰
ضلع سیالکوٹ	
سمبڑیال	۱۵-۰-۰
ضلع جہلم	
دوالمیال	۶۱-۷-۰
صوبہ سندھ	
کراچی	۵۵م-۱۲-۰
ناصرآباد اسٹیٹ سندھ	۴۰-۰-۰
چک نمبر ۲۷۰ الف	۱۸-۸-۰
بشیرآباد اسٹیٹ	۱۷-۰-۰
ضلع لاہور	
ماڈل ٹاؤن	۱۸-۰-۰
صوبہ سرحد	
پشاور	۱۵۰-۰-۰
ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۶۷-۰-۰
ضلع راولپنڈی	
راولپنڈی	۱۲م-۱۲-۰

"محامد خاتم النبیینؐ"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو سب سے بڑا اعتراض مسلمانوں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی ہے۔ آج کل خاص طور پر اس اعتراض کو دشمن عوام اور خواص میں دوہراتا ہے۔ اسلئے ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اپنی تمام کوشش صرف کریں۔ کہ اصل غرض مرزا صاحب کے آنے کی تو یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی حسن کو دنیا کے سامنے چمکتے ہوئے دلائل کے ساتھ پیش کیا جائے۔ حضرت مسیح الموعود علیہ السلام نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی ہے اس سب تعریف کو "محامد خاتم النبیین" نامی کتاب میں جمع کر دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا حجم ۲۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس کی قیمت صرف تین روپے ہے۔

(برائے ناظم تحریک جدید ربوہ)

غیر جانبداری برطانی انتخابات کی نمایاں خصوصیت ہوتی ہے

برطانیہ کے عام انتخابات کس طرح عمل میں آتے ہیں؟

۲۵ ؍اکتوبر کو برطانیہ کے قریباً ۳ کروڑ ۰۷ لاکھ ووٹروں نے نئی پارلیمنٹ کے انتخاب میں حصہ لیا۔ الیکشن کی گرما گرمی میں سیاست دان ایک دوسرے کی ذات اور پالیسی کے متعلق خواہ کچھ ہی کیوں نہ کہتے پھریں۔ لیکن یہ امر واقع ہے۔ کہ کسی نے یہ الزام کبھی نہیں لگایا کہ برطانیہ کا طریقہ انتخاب جانبدارانہ یا غیر منصفانہ ہے۔ اور یہ کہ اس کے ذریعہ چنی ہوئی پارلیمنٹ ووٹروں کی اکثریت کے خیالات کی ترجمان نہیں ہے۔

برطانیہ میں عام انتخاب اس وقت ہوتے ہیں۔ جب کہ پارلیمنٹ کی پانچ سالہ میعاد ختم ہو جائے۔ یا اس میعاد کے ختم ہونے سے پیشتر جب بادشاہ وزیر اعظم کے مشورہ سے پارلیمنٹ کو برخاست کر دے۔ ایسا عموماً اس وقت ہوتا ہے۔ جب وزارت محسوس کرتی ہے کہ اسے رائے دہندگان کا اعتماد پھر سے حاصل کرنا چاہیئے یا جب وزارت کو کسی بڑے سوال پر شکست ہو جائے۔

چنانچہ بادشاہ ایک اعلان کے ذریعہ پرانی پارلیمنٹ کو برخاست کر کے نئی پارلیمنٹ کے چناؤ کا حکم دے دیتا ہے۔ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی تاریخ بتا دی جاتی ہے۔ اور اس روز تمام امیدواروں کو مقامی ناظر انتخابات (ریٹرننگ افسر) کے روبرو حاضر ہونا پڑتا ہے ناظر عموماً میئر یا مقامی حکومت کا چیئرمین بنایا جاتا ہے۔

سیاسی جماعتیں امیدواروں کا انتخاب الیکشن کی متوقع تاریخ سے قریباً ایک سال قبل کر لیتی ہیں۔ تاکہ فضول لوگ امیدوار کھڑے نہ ہوں ہر امیدوار کو ۲ ہزار روپے کی ضمانت جمع کرانی پڑتی ہے۔ اور اگر امیدوار استعمال شدہ ووٹوں کا آٹھواں حصہ حاصل نہ کر سکے۔ تو یہ ضمانت ضبط ہو جاتی ہے

اگر صرف ایک ہی امیدوار نامزد ہوا ہو۔ تو اس کے منتخب ہو جانے کا اعلان کر دیا جائے۔ ورنہ ۹ روز بعد ووٹ لئے جاتے ہیں۔

تجارتی جہازوں و مسلح افواج کے افراد۔ دیگر ممالک میں تعینات افسروں، مسافروں ماہی گیروں اور تھیٹریکل کمپنیوں کے افراد کے لئے خاص انتظامات کئے جاتے ہیں۔ انہیں اپنا ووٹ بذریعہ ڈاک بھیجنے یا کسی نامزد کردہ شخص کے ذریعہ استعمال کرنے کا حق دیا جاتا ہے۔

پولنگ اسٹیشن عموماً ۸ بجے صبح سے ۸ یا ۹ بجے رات تک کھلے رہتے ہیں۔ ان کی نگرانی ایک خاص افسر، اس کے معاون اور پولیس کرتی ہے ووٹ دینے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ووٹ دہندہ پردے کی اوٹ میں جا کر ایک چھپے ہوئے فارم پر اپنی پسند کے امیدوار کے نام کے سامنے X کا نشان لگا کر اسے ایک صندوق میں ڈال دیتا ہے۔ یہ چھپے ہوئے فارم جن پر تمام امیدواروں کے نام لکھے ہوتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ پولنگ ختم ہونے پر افسر ووٹوں کے صندوق غیر استعمال شدہ فارموں اور ووٹروں کی فہرست (جس پر ان ووٹروں کے نام کے سامنے جنہوں نے ووٹ ڈالے ہوتے ہیں، نشان لگا ہوتا ہے) کو سربمہر کر دیتا ہے۔ اور ناظر انتخابات کے حوالے کر دیتا ہے۔

ووٹوں کی گنتی ناظر انتخابات کی زیر نگرانی شروع ہوتی ہے۔ اور اگر پہلی گنتی سے صرف تھوڑی سی اکثریت دکھائی دے۔ تو گنتی دوبارہ کی جاتی ہے۔ امیدوار اپنی تسلی کے لئے ووٹوں کو بار بار شمار کرا سکتے ہیں۔ اگر ووٹ برابر برابر نکلیں تو نتیجہ کا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ کیا جاتا ہے

غرضیکہ یہ ہے وہ طریقہ انتخاب جو برطانیہ میں رائج ہے۔ اس میں غیر جانبداری اور ایمانداری کے اصول کو شروع سے آخیر تک برتا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک بھی کسی ہارنے والے کو شکایت نہیں ہوئی۔ کہ برطانیہ میں انتخابات۔ زور، ظلم، یا دھوکے سے ہوئے ہیں۔

کُتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مکتبہ تحریک جدید سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب مل سکتی ہیں

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ اعلےٰ ۸ روپے مجلد ۹ روپے
〃 〃 درمیانہ ۶ 〃 〃 ۷ 〃
(۲) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ اعلیٰ ۳/۴/- 〃 〃 ۴ 〃
〃 〃 درمیانہ ۲/۱۲/- 〃 〃 ۳/۸/- 〃
(۳) کشتی نوح قیمت ۶ آنے
(۴) تجلیات الٰہیہ 〃 ۴ 〃
(۵) ایک غلطی کا ازالہ 〃 ۲ 〃
(۶) نزول المسیح 〃 ۳ روپے ۸ 〃
(۷) تحفہ گولڑویہ 〃 ۳ 〃

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل کتب بھی ہمارے مکتبہ سے مل سکتی ہیں۔

دعوۃ الامیر مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قیمت ۳ روپے مجلد ۳/۱۲/-
سیرت خاتم النبیین حصہ سوم از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے قیمت ۰—۸—۲
چالیس جواہر پارے 〃 〃 〃 ۰—۱۲—۰
ایک تبلیغی خط از مولانا جلال الدین صاحب شمس 〃 ۰—۴—۰
اسلام اور مذہبی آزادی 〃 〃 ۰—۱۲—۰

قرآن کریم کی تفاسیر میں مندرجہ ذیل حصے بھی مل سکتے ہیں
تفسیر کبیر جلد اول پہلا پارہ ۹ رکوع مجلد قیمت ۰—۸—۶
〃 پارہ عم حصہ سوم ۰—۸—۶
〃 سورۃ کہف ۰—۸—۱

درخواست دعا

میرے بھائی چوہدری طفیل محمد صاحب سابق سیکرٹری مال کرشن نگر لاہور کا چھوٹا صاحبزادہ پانچ چھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ درویشان قادیان صحابہ کرام اور تمام دوستوں سے دعا کی درخواست کرتا ہوں (محمد حسین سیکرٹری مال سنت نگر لاہور)

نومبر ۱۹۵۱ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی فرما کر اپنی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ وی پی کی انتظار میں نہ رہیں قیمت اخبار سالانہ چوبیس ۲۴ روپے ہے۔ ششماہی تیرہ ۱۳ روپے ہے۔ سہ ماہی سات روپے ہے۔ اس شرح کے مطابق جو رقم نہ آئیگی۔ اُس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائیگا (۱) وی پی پر جو خرچ کیا جاتا ہے وہ آپکو ادا کرنا پڑتا ہے (۲) وی پی کی رقم دیر سے وصول ہوتی ہے (۳) بعض اوقات کئی کئی سال میں بھی رقم وصول نہیں ہوتی (۴) ایسی رقم کے لئے ڈاکخانہ میں چار آنہ لگا کر درخواست دینی پڑتی ہے (۵) پھر دیر تک خط و کتابت کرنی پڑتی ہے کئی وی پی ۱۹۴۸ء سے اس وقت تک ڈاک خانہ میں رُکے ہوئے ہیں اور رقم ملنے میں نہیں آتی۔ آپ کا فائدہ اسی میں ہے۔ کہ رقم منی آرڈر کے ذریعہ بھجوایا کریں کوپن نمبر خریداری ضروری لکھ دیا کریں۔ تاکہ جلدی تعمیل ہو سکے۔ اور غلط کھاتہ میں اندراج نہ ہو جائے:۔ (مینیجر)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں!

دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس طلب کی جائے گی

سڈنی ۳۰ اکتوبر۔ کینبرا کے اعلیٰ سرکاری حلقوں میں توقع کی جا رہی ہے کہ مسٹر چرچل جلد ہی مشرق وسطےٰ کی موجودہ صورت حال اور عالمی امور پر متحدہ محاذ کے قیام پر غور کرنے کے لئے دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی ایک کانفرنس طلب کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلوی وزیر اعظم نے جنوری اور فروری کے مہینوں کو اہم مصروفیتوں سے فارغ رکھا ہے۔

ممکن ہے ڈالری بحران اور اسٹرلنگ فاضلات کے متعلق دولت مشترکہ کے مذاکرات کی جگہ یہ وزرائے اعظم ہی کی کانفرنس منعقد ہو۔

آسٹریلیا کی وزارتی رائے یہ ہے کہ یہی موزوں وقت ہے جبکہ دولت مشترکہ کی اقوام کو متصادم روسی اور امریکی بلاکوں کے درمیان توازن پیدا کرنے والے عنصر کی حیثیت سے اپنی پوزیشن پر نظر ثانی کرنی چاہئے۔ چند ہی دنوں میں جب آسٹریلوی وزیر خارجہ مسٹر کیسی مسٹر ایڈن سے ملاقات کے لئے لنڈن آئیں گے تو اس سلسلہ میں ابتدائی بات چیت شروع ہو جائے گی۔ آسٹریلیا کے باشندے نہر سویز کے مستقبل کے متعلق تشویش محسوس کر رہے ہیں۔ مشرق وسطےٰ کے سوال پر کینبرا اور لنڈن کے درمیان تار دل کا بھی تبادلہ ہوا ہے۔

آسٹریلوی افسران ۱۹ نومبر کو ابتدائی ما یاتی کانفرنس کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ اس کے بعد جو وزارتی ایاتی کانفرنس ہونے والی تھی وہ کینبرا کی رائے میں بسیغ وزرائے اعظم کی کانفرنس کی شکل اختیار کرے گی۔ (اسٹار)

مشینری خریدنے کیلئے پاکستانی وفد کی روانگی

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ پاکستانی پٹ سن بورڈ کے صدر مسٹر غلام فاروق کی قیادت میں چار ارکان پر مشتمل ایک مشن پٹ سن کے کارخانوں کی مشینیں خریدنے کے لئے لنڈن روانہ ہو گیا ہے مشن کے ارکان برطانیہ کے علاوہ بعض دوسرے یورپی ممالک کا دورہ بھی کریں گے۔

پاکستانی فوج میں عارضی کمیشن

راولپنڈی ۳۰ اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ عام شہری امیدواروں کو پاکستانی فوج میں دوبارہ کمیشن دئیے جائیں گے۔ امیدواروں کی کم سے کم [illegible]

مولوی محمد علی صاحب کے جانشین

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ ایک اعلان کے مطابق مولوی محمد علی صاحب کی وفات کے بعد مولوی صدر الدین صاحب انجمن اشاعت اسلام لاہور کے امیر مقرر ہوئے ہیں۔ اور شیخ میاں محمد اس کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز لاہور مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

برطانوی سفیر ایران کا عزم لنڈن

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ برطانوی سفیر ایران سر فرانسس شفرڈ جنہیں نئے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر انتھونی ایڈن نے لنڈن طلب کیا ہے غالباً آج یہاں پہنچ رہے ہیں۔ اس طلبی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایران سے نئے مذاکرات کا آغاز ہونے والا ہے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ مسٹر ایڈن پیرس روانہ ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ (اسٹار)

مشرق وسطیٰ کا دفاع اور عرب حکومتیں

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ یمن کے سوا باقی تمام عرب ممالک کے برطانوی سفارتی نمائندے مشرق وسطےٰ کے دفاعی کمان کے بارہ میں اپنی حکومتوں سے بات چیت کر چکے ہیں۔ اسرائیل سے بات چیت کی جا چکی ہے۔ اس امر کی وضاحت کر دی گئی ہے کہ عرب حکومتوں سے خاص طور پر کوئی تبصرہ طلب نہیں کیا گیا ہے۔ اب یہ بات بھی صاف ہو گئی ہے کہ عرب حکومتوں کو کمان میں شرکت کی دعوت اس وقت تک نہیں دی جائیگی جب تک کہ زیادہ تفصیل کے ساتھ اس کی ہیئت ترکیبی کا منصوبہ مرتب نہ کر لیا گیا ہو۔ (اسٹار)

ہندوستان کے اچھوتوں کی بہبود کی سکیم

نئی دہلی ۳۰ اکتوبر۔ کریشک مزدور لوک پارٹی نے حکومت ہند سے کہا ہے کہ وہ ہندوستان میں بسنے والے تقریباً سات کروڑ شڈول کاسٹ کے افراد کی ترقی کے لئے آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں ۵۰۰ کروڑ روپیہ کی رقم منظور کرے۔ پارٹی نے اندازہ لگایا ہے کہ ہندوستان میں پسماندہ فرقوں کے لئے مکانات اور تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے اسی رقم کی ضرورت ہو گی۔ کانگرس کے تعمیری کارکن پسماندہ اقوام کی ترقی اور ان کی خدمت کے لئے "بھارت سیوا سنگھ" کی تنظیم کرنی چاہتے ہیں مزدور لوک پارٹی نے اعلان کیا ہے کہ وہ اس مجوزہ ادارہ سے پورا تعاون کریں گے۔ (اسٹار)

(۲) علیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمرج مقرر کی گئی ہے۔ انٹر سروسز سیلکشن بورڈ لاہور اور ڈھاکہ میں ۱۵ نومبر سے امیدواروں کا امتحان لینا شروع کریں گے۔ درخواستیں ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۱۳ نومبر ہے۔

سویز کے علاقہ میں مزید برطانوی فوج بھیجی جا رہی ہے

سویز ۳۰ اکتوبر۔ چند دنوں کے اندر اندر یہاں دہشت پسندی کے انسداد کے لئے ایک ماہر برطانوی ڈویژن متعین کر دیا جائے گا۔ طیاروں کا ایک پورا بیڑا کل ٹریپولی سے فوجوں کو نہر سویز کے علاقہ میں لاتا رہا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اس ڈویژن کو ایک جگہ جمع کیا جا رہا ہے۔ ۱۹۴۸ء میں فلسطین پر سے برطانوی انتداب ختم کرنے سے پہلے یہ ڈویژن چار سال تک یہودی دہشت پسندوں کے خلاف برسر پیکار رہا۔

اگر برطانیہ کو نہر سویز کے علاقہ سے دہشت پسندانہ طریقوں سے نکالنے کی دھمکی پر عمل کرنے کی کوشش کی گئی۔ تو انہیں اس ڈویژن سے مقابلہ کرنا پڑیگا۔ (اسٹار)

کراچی جیمخانہ کا اظہار تعزیت

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ خان لیاقت علی خاں کی وفات کے بعد کراچی جیمخانہ کے پہلے اجلاس کی کاروائی شروع کرنے سے پیشتر مرحوم کے اعزاز میں ایک منٹ تک تمام اراکین خاموشی کے ساتھ کھڑے رہے جیمخانہ کے صدر مسٹر ایس۔ ریڈے نے بتایا کہ مرحوم وزیر اعظم کی تجہیز و تدفین کے موقع پر جیمخانہ کی طرف سے پھولوں کی چادر بھیجی گئی۔ اور کلب کے تمام اراکین کی طرف سے انتظامیہ کمیٹی نے بیگم لیاقت علیخاں سے اظہار تعزیت کیا۔ فیصلہ کیا گیا کہ تعزیت کے اس اظہار اور ایک منٹ کی خاموشی کو مستقل طور پر کاروائی میں درج کر دیا جائے۔ تاکہ اس گہری عقیدت کا پتہ چل سکے جو کلب کے اراکین کو مرحوم سے تھی۔ (اسٹار)

قائد ملت کو کیتھولکس کا خراج عقیدت

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ کیتھولکس کے اخبار کریسچین وائس نے اس ہفتہ۔ پہلے صفحہ پر خان لیاقت علی خان کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے عوام کے ساتھ آپ کی گہری ہمدردی کا ذکر کرتے ہوئے اخبار میں لکھا گیا ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جب مرحوم نے حکومت ہند کا "غریب آدمی کا بجٹ" پیش کیا تھا۔ تو اس وقت اسکے پیچھے غریب اور پسماندہ عوام کی بہبود کا جذبہ کار فرما تھا۔ پاکستان میں اپکے کارناموں سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آپ عوام کی بہتری کے سچے خواہشمند تھے۔ اور اسی جذبہ کے تحت وہ بجٹ بھی تیار کیا گیا تھا۔ (اسٹار)

مختصرات

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ برطانیہ زیادہ سے زیادہ دولت برآمد کر رہا ہے۔ اور یہ برآمد فائدہ مند ہے بہت سی غیر ملکی حکومتیں اپنے کرنسی نوٹ برطانیہ میں طبع کراتی ہیں۔ تاکہ جعل سازوں کو ان کے چھاپنے کے طریقے معلوم نہ ہو سکیں۔ برطانیہ سے ہر ہفتے نوٹوں کے بنڈل مسافروں والے طیاروں کے ذریعے غیر ممالک کو بھیجے جاتے ہیں۔

نوٹوں کی بڑی مقدار کے لئے خاص طیارے روانہ کئے جاتے ہیں۔ حال ہی میں بلجین کونگو کے بنک کے لئے ۲۵ کروڑ فرانک کے نوٹ برآمد کئے گئے ہیں۔ (اسٹار)

بڈاپسٹ ۳۰ اکتوبر۔ ہنگری کے حالیہ پانچ سالہ پروگرام میں کوئلے کے کم نکاس سے رکاوٹ پیدا ہو جانے کا خدشہ لاحق ہو گیا ہے اس کمی کا باعث کارکنوں میں نظم و ضبط کا فقدان اور اکثر غیر حاضر رہنا ہے (اسٹار)

واشنگٹن ۳۰ اکتوبر۔ جنوبی کیلی فورنیا میں اب ہاتھ سے کپاس چننے کی بجائے اس کام کے لئے مشینیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ مشینوں کی شکل سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پہیوں والے مکانات ان کی تعداد میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔ حال ہی میں ۲ مشینوں سے چند گھنٹوں کے اندر ۱۶۰ ایکڑ کے رقبہ سے کپاس چن لی گئی۔ (اسٹار)

مصر اور روس کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۲۹ اکتوبر "الاہرام" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ مصر عنقریب روس سے ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط کر دے گا۔ معاہدہ کا مسودہ مکمل ہو چکا ہے۔ اور روس میں مصری سفیر کو مشورہ کے لئے بھیجدیا گیا۔ اس معاہدہ کے تحت مصر روس سے اناج درآمد کر دے گا۔ اور روس کو اتنی کپاس برآمد کرے گا کہ روس برطانیہ کی جگہ لے لے گا۔